42464-کیا اعمال صالحہ کرنے کے لیے دنیا میں واپس آنا ممکن ہے ؟

سوال

میری بہن مررہی ہے ، اورمیرے خیال میں وہ آئندہ ماہ تک زندہ نہیں رہے گی, واللہ اعلم ، اسنے اپنی زندگی میں بہت کچھ کیا ہے.جس پر اب وہ نادم بھی ہے اوراس سے توبہ بھی کرچکی ہے ، اورہمیشہ وہ یہ تمنا کرتی ہے کہ وہ وقت آئے کہ اپنے کیے کو صحیح کرسکے ، وہ اپنی موت سے قبل چندایک اشیاء جاننا چاہتی ہے :

اس وجہ سے کہ اللہ تعالی جن پررحم کرتا اورانہیں جنت میں داخل کرتا ہے انہیں وہ جوچاہیں عطا کرتا ہے ، اوران کے مطالبات پوری ہوتے ہیں ، توکیا اگروہ یہ مطالبہ کریں کہ وہ ماضی کی طرف پلٹ کراپنے ماضی کودرست کرلیں اوراپنی غلطیوں کو صحیح کرلیں اگرچہ جنت میں ہی توان کا یہ مطالہ پورا ہوگا ؟

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے کہ :

"اس نے اپنے بندوں کے لیے جنت میں وہ کچھ تیارکیا ہے جوکسی آنکھ نے دیکھا تک نہیں ، اورکسی کان نے سنا تک نہیں ، اورنہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا کھٹکا تک ہوا ہے"

توکیا اللہ تعالی جنتیوں کوہروہ چیزعطا کرے گا جوان کے دل میں آئے گی ، اوراسے وہ دنیا میں حاصل نہ کرسکے ہونگے ، اورخاص کرجوکچھ میری بہن کا مطالبہ ہے ؟
گزارش ہے کہ جواب جلد دیں ، اس لیے کہ میرے خیال میں وہ چند ہفتوں سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی. واللہ اعلم ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی آپ پررحم کرے آپ کے علم
میں ہونا چاہیے کہ عمریں اورموت اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اورہرمقررکردہ وعدے کی ایک لکھت
ہے}** الرعد(38).

اورایک دوسرے مقام پرارشاد باری
تعالی ہے :

{اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ وہ کونسی زمین میں فوت ہوگا}. لقمان (3).

اور انسان کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے علم میں یہ آجائے کہ وہ کب فوت ہوگا، یہ تو صرف گمان ہیں جو بعض اوقات سچے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات جھوٹے.

اور بیماری کا یہ معنی نہیں کہ یہ شخص جلد مرجائے گا، جس طرح نوجوانی اور طاقت کا معنی یہ نہیں کہ یہ شخص بہت زیادہ عرصے تک زندہ رہے گا.

کتنے ہی ایسے بیمار ہیں جن کے بارہ میں لوگوں کو توقع تھی کہ وہ عنقریب مرجائے گا، لیکن وہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہا،
اور کتنے ہی صحیح اور صحت مند شخص ہیں جنہیں اچانک موت آگئی.

ایک شاعر نے کیا ہی خوب اور سچ کہا ہے کہ:

تقوی کا توشہ تیار کرلو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ رات ہونے کے بعد تم فجر تک زندہ بھی رہ سکو گے کہ نہیں.

کتنے ہی نوجوان ہیں جو صبح و شام ہنستے اور مسکراتے پھرتے ہیں، حالانکہ ان کے کفن تیار ہو چکے ہیں اور انہیں علم ہی نہیں.

اور کتنے ہی بچے ہیں جن کی لمبی عمر کی امید رکھی جاتی ہے، لیکن ان کے جسم قبر کی اندھیر کوٹھری میں داخل کیے جا چکے ہیں.

اور کتنی ہی دلہنیں ایسی ہیں جوان کے خاوندوں کے لیے تیار کی گئیں اور ان کی روحیں قدر والی رات میں ہی قبض کرلی گئیں.

اور کتنے ہی تندرست و توانا بغیر کسی بیماری کے مر گئے، اور کتنے ہی مریض ایسے ہیں جو ایک لمبی مدت تک زندہ رہے.

مومن شخص سے تو یہی مطلوب ہے کہ وہ
ہر وقت توبہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ موت کی تیاری رکھے.

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک انصاری شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور سلام کرنے کے بعد کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کونسا مومن افضل ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"ان میں سے سب سے اچھے اخلاق کا مالک.

اس انصاری نے دریافت کیا : کونسا مومن
دانا اور عقلمند ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد
کرنے والا، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو موت کے بعد کی تیاری کرے، یہی عقلمند
ہیں"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4259)
عراقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اس کی سند جید ہے. اھ

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے
صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللہ تبارک وتعالی کا شکر ہے کہ اس
نے آپ کی بہن کو اپنے کیے پر توبہ اور ندامت کی توفیق بخشی ہے.

اور ہم اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ اگر
وہ اپنی توبہ میں سچی ہوئی تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائے گا، اور اس کی
برائیاں نیکیوں اور حسنات میں بدل دے گا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور
ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل
دیتا ہے، اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.الفرقان (70).

آپ سوال نمبر (14289) کا جواب ضرور
دیکھیں.

دوم :

جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو اللہ
تعالی اسے ہر وہ چیز عطا کرے گا جس کی مومن کو تمنا ہوگی، بلکہ اسے اس کی تمنا سے
بھی زیادہ عطا کیا جائے گا.

فرمان باری تعالی ہے :

.{ان کی چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں
اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا، ان کے جی جس چیز کی خواہش کرینگے اور جس
سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہوگا، تم اس میں ہمیشہ رہو گے}.الزخرف (71).

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے
ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک لمبی حدیث روایت کی ہے جسمیں
آخری جنتی کے جنت میں داخل ہونے کا بیان ہے کہ اللہ تعالی اسے فرمائے گا :

"خواہش اور تمنا کرو، تو وہ تمنا اور
خواہش کرے گا، حتی کہ اس کی خواہش ہی ختم ہوجائے گی، تو اللہ عزوجل فرمائے گا :

"اس اس طرح، اور اس کا رب اسے یاد
دہانی کرانے لگے گا، حتی کہ جب اس کی تمنا اور خواہش ختم ہوجائے گی تو اللہ تعالی
فرمائے گا :

"تجھے یہ بھی اور اتنا اور بھی
ملے گا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو
ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"اللہ تعالی فرمائے گا : تجھے یہ بھی
اور اس سے دس گنا زیادہ دیا جائے گا، تو ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی کہنے لگے :

مجھے تو یاد نہیں کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا : صرف اتنا ہے کہ آپ نے فرمایا :

"تجھے یہ بھی اور اس جتنا اور دیا
جائے گا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ کہنے
لگے : میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے یہ بھی
اور اس سے دس گنا زیادہ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (806)

لیکن جب مومن دنیا میں واپس آنے کی
خواہش اور تمنا کرے گا تو اس کی کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالی
یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص واپس نہیں آسکتا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس
کے لیے دنیا میں واپس آنا حرام ہے}**.الانبیاء (95).

یعنی جن بستی والوں کو اللہ تعالی نے
ہلاک کر دیا ان کے لیے دنیا میں واپس آنا ممنوع اور ناممکن ہے، تا کہ وہ اپنی کوتاہیوں

اور غلطیوں کا ازالہ کر سکیں.

دیکھیں : تفسیر السعدی (868).

اور بخاری اور مسلم رحمہما اللہ
تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ نے فرمایا :

"جنت میں جانے والوں میں سے شہید کے
علاوہ کوئی اور شخص دنیا میں واپس آنے اور جو کچھ وہاں ہے اسے حاصل کرنے کی خواہش
نہیں کرے گا، شہید نے جو عزت وتکریم دیکھی اس کی بنا پر وہ یہ خواہش اور تمنا کرے گا
کہ اسے دنیا میں واپس بھیجا جائے تو وہ دس بار اللہ تعالی کے راستے میں قتل ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2817) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1877)

لیکن اس کی بات تسلیم نہیں کی جائے گی.

ترمذی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ
تعالی نے جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ جنگ احد
والے دن مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمانے لگے :

"اے جابر رضی اللہ تعالی عنہ، میں
تجھے یہ نہ بتاؤں کے اللہ تعالی نے تیرے والد کو کیا فرمایا ؟

انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں اے اللہ
تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "
اللہ تعالی نے کبھی بھی کسی سے پردہ ہٹا کر بات چیت نہیں کی، لیکن تیرے والد سے
بالکل آمنے سامنے بغیر کسی پردے اور ایلچی کے بات کی اور فرمایا : میرے بندے میرے
سامنے تمنا اور خواہش کرو میں تجھے نوازوں گا، تو اس نے کہا : اے میرے رب مجھے زندہ
کر میں تیرے راستہ میں دوبارہ لڑائی کرونگا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا : میرا
یہ پہلے سے فیصلہ شدہ امر ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ لوٹا نہیں جا سکتا، تو اس نے
کہا : اے میرے رب میرے پچھلوں کو یہ بتا دو :

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت

نازل فرمادی :

.{جو لوگ اللہ تعالی کے راستے میں قتل
کردیے گئے ہیں تم انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ تو اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں
رزق دیا جارہا ہے}. جامع ترمذی حدیث نمبر (3010) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (190).
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کی بہن اور سب مسلمانوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم.